34745 ـ عورت كے ليے اپنے محرم مردوں اور عورتوں كے سامنے كيا كچھ ظاہر كرنا جائز ہے

سوال

آج كل جو عورتيں مردوں كى غير موجودگى ميں عورتوں كے سامنے بہت چھوٹا لباس پہنتى ہيں ان كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے، اور كچھ لباس تو ايسے بھى ہيں جن سے كمر اور پيٹ كا بہت زيادہ حصہ بھى ننگا ہو رہا ہوتا ہے، يا پھر گھر ميں اپنى اولاد كے سامنے يہ چھوٹا لباس (مثلا شرٹ) وغيرہ پہننے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس سلسلہ ميں مستقل فتوى اينڈ علمى ريسرچ كميٹى نے ايك فتوى جارى كيا ہے، جو درج ذيل ہے:

رب العالمين و الصلاۃ والسلام على نبينا محمد و على آلہ و صحبہ اجمعين.

اما بعد:

سب تعريفات اللہ رب العالمين كے ليے ہيں، اور ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم پر درود و سلام اور ان كے صحابہ كرام پر اللہ كى رحمتيں ہوں.

اما بعد:

اسلام كے شروع ميں مومنوں كى عورتيں اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پر ايمان كى بركت، اور قرآن و سنت كى پيروى سے عفت و عصمت اور شرم و حياء اور عزت و حشمت اور پاكيزگى كى آخرى حد تك پہنچى ہوئى تھيں.

اور اس دور ميں عورتيں ايسا لباس پہنتى تھيں جو مكمل ساتر اور پردہ كا حامل ہوتا تھا، اور جب عورتيں آپس ميں جمع ہوتيں يا پھر اپنے محرم مردوں كے سامنے ہوتيں تو ان كے متعلق كسى بھى قسم كى بےپردگى معلوم ہى نہيں، اور ۔ الحمد للہ ۔ اس اچھى اور صحيح سنت پر امت كى عورتوں كا عمل كئى صديوں تك جارى رہا، حتى كہ قريب كے ايام تك.

اور اس کے بعد بہت ساری عورتوں نے اپنے لباس اور اخلاق میں کئی خرابیاں پیدا کر لیں، اس کے کئی ایك اسباب تھے جن کے ذکر کی جگہ یہ نہیں ہے.

علمی ریسرچ اینڈ فتوی کمیٹی کو عورت کا عورت کو دیکھنے، اور عورت کے لباس میں کیا لازم ہے کے متعلق بہت سارے سوالات آئے ہیں، ان سوالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کمیٹی عموما مسلمان عورت کے لیے یہ بیان کرنا چاہتی ہے کہ:

عورت کو شرم و حیاء کے زیور سے مزین ہونا چاہیے، جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ایك حصہ اور شاخ قرار دیا ہے، اور پھر شرعی اور عرفی طور پر بھی شرم حیاء کا حکم ہے، کہ عورت کو باپرد اور عفت و عصمت کے ساتھ رہنے چاہیے، اور اسے ایسا اخلاق اپنانا چاہیے جو اسے فتنہ و خرابیاں اور شك کے مقام سے دور رکھے.

قرآن مجید کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کسی دوسری عورت کے سامنے وہی کچھ ظاہر کر سکتی ہے جو وہ اپنے کسی محرم مرد کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، جس کی عام طور پر گھر میں کام کاج کرتے ہوئےظاہر کرنے کی عادت بن چکی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اور جب نص قرآنی یہ ہے تو سنت نبوی بھی اس پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج مطہرات، اور صحابہ کرام کی بیویوں کا بھی عمل اسی پر رہا ہے، اور ان کے بعد امت کی عورتوں کا عمل بھی ہمارے اس دور تك یہی رہا ہے، اور آیت میں مذکورین کے سامنے جو ظاہرکرنے کے متعلق آیا ہے یہ وہی اعضاء ہیں جو عادتا عورت گھر میں کام کاج کے وقت ظاہر کرتی ہے، اور اس کے لیے اس سے اجتناب کرنا مشکل ہوتا ہے، مثلا: سر اور دونوں ہاتھوں، اور گردن، اور دونوں قدم.

ليكن اس كے علاوه اور عضاء بهى ننگے كرنے ميں وسعت اختيار كرنا ايسى چيز ہے جس كے جواز پر كتاب و سنت سے كوئى دليل نہيں ملتى، اور پھر يہ عورت كے ليے بهى فتنہ اور خرابى كى راه ہے، اور يہ ان عورتوں كے مابين موجود ہے، اور اس ميں دوسرى عورتوں كے ليے برا نمونہ بهى ہے.

اور اسى طرح اس ميں كافر، اور فاحشہ اور بدكار عورتوں كے لباس كے ساتھ مشابہت بهى ہوتى ہے، اور صحيح حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو كوئى بهى كسى قوم سے مشابہت كرتا ہے تو وه انہى ميں سے ہے "

اسے امام احمد اور ابو داود نے روايت كيا ہے.

اور صحيح مسلم ميں عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو كو دو زرد كپڑوں ميں ديكھا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمايا:

" بلاشك يہ كپڑے كفار كا لباس ہيں، تم انہيں نہ پہنو "

صحيح مسلم حديث نمبر (2077).

اور صحيح مسلم ميں ہى ايك اور حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جہنميوں كى دو قسميں ہيں جنہيں ميں نے نہيں ديكھا، ايك وه قوم جن كے ہاتھوں ميں گائے كى دموں جيسے كوڑے ہونگے وه اس سے لوگوں كو مارينگے، اور وه لباس پہننے والى ننگى عورتيں جو خود مائل ہونے والى اور دوسروں كو مائل كرنے والى، ان كے سر بختى اونٹوں كى مائل كوہانوں كى طرح ہونگے، وه نہ تو جنت ميں داخل ہونگى اور نہ ہى جنت كى خوشبو ہى پائينگى، حالانكہ جنت كى خوشبو اتنى اتنى مسافت سے پائى جاتى ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2128).

اور " كاسيات عاريات " كا معنى يہ ہے كہ: عورت ايسا لباس پہنے جو اسے چھپائے ہى نہ تو اس نے لباس تو پہن ركھا ہے، ليكن حقيقت ميں وه ننگى ہے مثلا: جس عورت نے اتنا باريك لباس پہن ركھا ہو جو نيچے سے اس كى جلد

کی رنگت بھی واضح کر رہا ہو، یا پھر وہ لباس جو عورت کے جسم کے اعضاء اور جوڑ اور انگ انگ کو واضح کر رہا ہو، یا پھر وہ چھوٹا لباس جس سے جسم کے بعض اعضاء ننگے ہو رہے ہوں.

اس لیے مسلمان عورتوں پر یہ متعین ہو جاتا ہے کہ وہ اس طریقہ کو اختیار کریں جس پر امہات المومنین اور صحابہ کرام کی عورتیں تھیں، اور اس امت میں سے ا نکی بہتر طریقہ پر پیروی کرنے والوں کی عورتوں کی راہ کو اختیار کریں.

اور ستر پوشی اور عزت و حشمت اور عفت و پاکدامنی کی حرص رکھیں، کیونکہ یہ فتنہ کے اسباب سے بہت دور ہے، اور پھر خواہشات اور فحش کاموں کے اسباب کو ابھارنے والی اشیاء سے نفس کو پاك صاف رکھتا ہے.

اسی طرح مسلمان عورتوں کو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے، اور اللہ کی جانب سے اجر و ثواب کی امید، اور اللہ تعالی کے عقاب و سزا کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے حرام کردہ لباس جس میں کفار، اور فاحشہ عورتوں کی مشابہت ہوتی ہو سے اجتناب کرنا چاہیے.

اسی طرح ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنے ماتحت عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرے، اور انہیں اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حرام کردہ فحش اور ننگا اور پرفتن لباس نہ پہننے دے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایك ذمہ دار ہے ا ور اس نے اپنی رعایا کے متعلق روز قیامت جواب دینا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت درست کرے اور ہم سب کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا اور قریب ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 290).

اور فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے:

اولاد کے سامنے وہ کچھ ننگا اور ظاہر کرنا جائز ہے، جسے ظاہر کرنا اور ننگا کرنا عادت ہو مثلا: چہرہ، ہاتھ، بازو، پاؤں وغیرہ . اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 297).

واللہ اعلم .